ادارہ

اخبار الاحرار

سفر ناروے وسویڈن اور اوسلو ختمِ نبوت کانفرنس میں شرکت:

سید منیر احمد بخاری (امیر مجلس احرارِ اسلام جرمنی)

۱۰؍ جولائی ۲۰۱۰ء بروز ہفتہ دارالعلوم اوسلو ناروے میں دوسری سالانہ ختمِ نبوت کانفرنس کے سلسلہ میں مولانا قاری بشیر احمد نے شرکت کی دعوت دے رکھی تھی۔ میں ۹؍ جولائی ۲۰۱۰ء کو جرمنی سے اوسلو پہنچا تو ائیر پورٹ پر عزیزم فیروز علی آئے ہوئے تھے میرا قیام انہیں کے ہاں تھا۔ ۱۰؍ جولائی ۲۰۱۰ء کو شام ۶ بجے کانفرنس کا پروگرام شروع ہوا۔ تلاوتِ کلامِ پاک قاری عبدالرحمٰن (پاکستان) اور نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم احسن شفیق نے پڑھی۔ جماعتِ اسلامی پاکستان کے مرکزی نائب امیر حافظ محمد ادریس نے بہت اچھے دلائل کے ساتھ قادیانی جماعت کو جھوٹا ثابت کیا اور خاص کر انھوں نے قادیانیوں کی لاہور میں دو عبادت گاہوں پر دہشت گردی کے حملوں کے حوالے سے کہا کہ قادیانی اِن حملوں کو ورلڈ ٹریڈ سنٹر امریکہ کی طرح استعمال کریں گے۔ ہمارا کام ہے کہ ہم ان کی اس سازش کو ناکام بنائیں۔ اُن کے بعد مولانا محبوب الرحمٰن خطیب اسلامی کلچر سنٹر اوسلو نے اپنے خطاب میں کہا کہ ہمیں اپنی نوجوان نسل کو قادیانیت سے آگاہ کرنا چاہیے تا کہ ہماری نوجوان نسل اِن کی جھوٹی نبوت کے جال سے بچ سکے۔ مفتی محمد اقبال قادری (مانچسٹر) کا خطاب ہمیشہ انگریزی میں ہوتا ہے کیونکہ یورپ میں نوجوان نسل اُردو ذرہ کم جانتے ہیں۔ آپ نے نوجوان نسل کو بتایا کہ آپ کس طرح قادیانیت کا مقابلہ کر سکتے ہیں۔

مفتی محمد اقبال کے بعد راقم الحروف نے اپنے خطاب میں اپنے مسلمان بھائیوں سے کہا کہ آپ اسلام کی تبلیغ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ ہر ایک مسلمان کو ختمِ نبوت کا سپاہی بننا چاہیے، جس طرح ہمارے بزرگوں حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمتہ اللہ علیہ، آغا شورش کاشمیری رحمتہ اللہ علیہ اور ہزاروں ختمِ نبوت کے محافظوں نے قربانیاں دیں۔ کئی کئی سال جیلیں کاٹیں اور اپنی جانوں کے نذرانے پیش کئے۔ ہمیں بھی اُن کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے قادیانیت کی حقیقت کو بے نقاب کرنا چاہیے اور قادیانیوں سے میری درخواست ہے کہ وہ اپنے (نبی) مرزا غلام احمد قادیانی کی کتابیں پڑھیں، دل صاف کر کے دل سے اسلام کی مخالفت اور منافقت نکال کر کتابیں پڑھیں تو وہ خود ایک نتیجے پر پہنچ سکتے ہیں۔ میں نے اپنے مسلمان بھائیوں سے یہ بھی درخواست کی کہ تحفظ ختمِ نبوت کی خاطر اپنے اختلافات بھلا کر ایک ہو جائیں۔ تحفظ ختمِ نبوت ایک ایسا مسئلہ ہے جس پر سب مسلمان بھائی متفق ہیں۔ اِس لئے ہم سب مل کر اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ختمِ نبوت کا تحفظ کرنے والے بن جائیں۔ محترم قاری بشیر احمد نے جو کہ اس دوسری سالانہ ختمِ نبوت کانفرنس اوسلو کے میزبان بھی تھے۔ بڑے پیارے اور پُر جوش انداز میں اپنے خطاب میں ختمِ نبوت کے کام کی اہمیت پر زور دیا۔ اِس نشست کا آخری

خطاب مفکرِ اسلام ڈاکٹر علامہ خالد محمود ڈائریکٹر اسلامک اکیڈمی مانچسٹر یوکے کا تھا۔ آپ نے ساری عمر ختمِ نبوت کے کام میں گزار دی۔ آپ نے اپنے خطاب میں قادیانیوں سے دردمندانہ اپیل کی کہ قادیانی مرزا غلام احمد قادیانی کی کتابیں پڑھیں۔ انھوں نے کہا کہ ہماری خواہش ہے کہ قادیانی دوزخ کی آگ سے بچ جائیں اور سچے مذہبِ اسلام کو قبول کر لیں۔

۱۱؍جولائی اتوار کو مسجد مسلم سنٹر اوسلو میں منہاج القرآن کے زیرِ اہتمام جلسہ منعقد ہوا۔ یہ سنٹر اوسلو موٹروے پر واقع قادیانی عبادت گاہ کے قریب ہونے کی وجہ سے بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ پروگرام کا آغاز تلاوتِ قرآنِ کریم سے ہوا۔ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ اقدس میں نعت کے بعد علامہ اسرار احمد نے مجھے دعوت دی تو میں نے عقیدۂ ختمِ نبوت کی اہمیت وضرورت پر روشنی ڈالی اور فضا ختمِ نبوت زندہ باد کے نعروں سے گونج اٹھی۔ بعد ازاں پروفیسر اعظم اقبال ڈائریکٹر منہاج القرآن پیرس (فرانس) اور پروفیسر ظفر نواز سیال نے خطاب کیا۔ ۱۳؍جولائی کو نماز مغرب جامع مسجد عائشہ (رضی اللہ عنہا) میں قاری محمد داؤد کی امامت میں ادا کی۔ نماز مغرب کے بعد سوال وجواب کی نشست ہوئی۔ ۱۴؍جولائی کو مسجد منہاج القرآن اوسلو میں قاری بشیر احمد کے ہمراہ جانے کا موقع ملا جہاں علامہ صداقت علی نے ہمارا خیر مقدم کیا۔ ۱۵؍جولائی کو میں اوسلو (ناروے) سے سویڈن پہنچا۔ شام کو جامع مسجد عائشہ (رضی اللہ عنہا) سٹاک ہالم میں میرا بیان تھا۔ پاکستان سے تبلیغی جماعت بھی وہاں آئی ہوئی تھی۔ میں نے اپنے بیان میں لوگوں کو فتنۂ قادیانیت کی تباہ کاریوں سے آگاہ کیا۔ ۱۶؍جولائی کو بھی جامع مسجد عائشہ (رضی اللہ عنہا) سٹاک ہالم میں نماز جمعۃ المبارک کے بعد سوال وجواب کی نشست ہوئی۔ امام مسجد محمد مسلم نے بھرپور تعاون کیا قادیانیوں نے سوالات کئے اور الحمد للہ میں نے ایسے جوابات دیئے کہ وہ ناکام ونامراد ہوئے۔ ۱۹؍جولائی کو میں سویڈن سے واپس جرمنی پہنچ گیا۔

ختمِ نبوت کورس چناب نگر میں شرکت: ایک تاثر:

محمد جنید (چیچہ وطنی)

عقیدہ ختمِ نبوت کے تحفظ کے لئے مختلف دینی جماعتیں اپنا اپنا کردار ادا کر رہی ہیں۔ برصغیر پاک وہند میں سب سے پہلے اس کام کو مجلس احرارِ اسلام نے شروع کیا۔ اب عالمی مجلس تحفظ ختمِ نبوت، مجلس احرارِ اسلام، انٹرنیشنل ختمِ نبوت موومنٹ اور کئی دیگر ملکی وبین الاقوامی اداروں کا منظّم ہوتا ہوا کام دراصل اکابر احرار کا ہی صدقہ جاریہ ہے۔ امسال میرا بھی ارادہ تھا کہ مسلم کالونی چناب نگر میں عالمی مجلس تحفظ ختمِ نبوت کے اس کورس میں شرکت کروں۔ چنانچہ معلومات اور رہنمائی کے لئے چیچہ وطنی میں مجلس احرارِ اسلام کے دفتر پہنچا جہاں احرار کے سیکرٹری جنرل عبداللطیف خالد چیمہ نے میری رہنمائی فرمائی اور میں جناب محمد طیب چنیوٹی کے ذریعے ۱۶؍جولائی ۲۰۱۰ء کو مسلم کالونی چناب نگر پہنچ گیا۔ وہاں پر مجھے ایسے دوست بھی مل گئے جن سے مل کر بہت خوشی ہوئی۔ اس بات کی تسلی ہوگئی کہ ''بہتر ہے ملاقات مسیحا وخضر سے''

اب کورس اچھے طریقے سے گزرے گا اور کسی قسم کا کوئی مسئلہ نہیں رہے گا۔ مجموعی طور پر کورس میں ۱۰۴ طلباء نے شرکت کی اور یہ کورس ۱۷؍جولائی سے ۷؍اگست تک جاری رہا۔ طلباء کے قیام وطعام کا انتظام مجلس نے کیا تھا۔ مولانا اللہ وسایا، مولانا غلام رسول دین پوری، مولانا راشد مدنی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا غلام مرتضیٰ، مولانا محمد انور

اوکاڑوی، مولانا عبدالمجید لدھیانوی، جناب محمد متین خالد، جناب خالد عمران اوران کے علاوہ ملک کے نامور علماء کرام نے لیکچرز دیئے۔ کورس اس لحاظ سے بھی بہتر تھا کہ اس کورس کو اس جگہ منعقد کیا گیا جس کو قادیانی اپنی نام نہاد سلطنت کا دارالحکومت بنانا چاہتے تھے۔ دورانِ کورس مولانا محمد طیب چنیوٹی کے ذریعہ سے چناب نگر میں موجود مسلمانوں کی پہلی جامع مسجد ''مسجد احرار'' میں بھی آنا جانا رہا۔ جہاں ابن امیر شریعت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری اور خطیب مسجد احرار مولانا محمد مغیرہ سے بھی ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ دیکھ کر بہت خوشی ہوئی کہ مختلف جماعتیں اپنے اپنے انداز میں ختم نبوت کے مشن کی آبیاری کے لئے لگی ہوئی ہیں۔ قادیانیوں کی سرگرمیوں کا جائزہ بھی لیا کہ وہ کس طرح علاقہ کے مسلمانوں کو تنگ کرتے ہیں اور علاقہ کے ایک مسلمان سے بھی بات چیت ہوئی جو کہ گزشتہ ۲۳ سال سے قادیانیوں کے زیرِ تبلیغ ہے۔ اس سے اپنے موضوع کے بارے میں بہت ہی مفید معلومات حاصل ہوئیں۔ الغرض پورے کورس کا خلاصہ اس بندے سے بھی حاصل ہوا۔ اس سے قادیانیت کے موضوع پر لٹریچر بھی حاصل کیا جس کے مطالعہ سے قادیانیت کی ذہنی حالت کا پتا چلا۔
الغرض یہ سفر ہر لحاظ سے بہت مفید اور دلچسپ رہا اور بہت معلومات افزا بھی۔ کورس کے دوران لیکچرز نے ہمیں قادیانی گروہ کو پہچاننے اور لوگوں کو گمراہ ہونے سے بچانے کے لئے مفید مشورے دیئے اور نصیحتیں کیں۔ ہماری نوجوان نسل میں دین کا شعور پیدا کرنے کے لئے اور لادینیت کو ختم کرنے کے لئے اس قسم کے کورسز کا منعقد کیا جانا بہت مفید عمل ہے۔ تاکہ نوجوانوں میں فتنوں کو پہچاننے اور ان سے نبرد آزما ہونے کی صلاحیت پیدا ہو سکے اور وہ صحیح طریقہ سے دین کی خدمت کر سکیں۔ تعلیم و تربیت میڈیا اور لابنگ کے اس دور میں اس قسم کے تربیتی کورسز کے علاوہ علاقائی سطح پر ریفریشر کورسز کی اشد ضرورت ہے اور یہ ضرورت پہلے سے بڑھتی جارہی ہے۔ میڈیا تک رسائی کے لئے روایتی طریقوں سے ہٹ کر ہمیں پیش آئندہ صورتحال کا حقیقی ادراک کرتے ہوئے دشمن کے اسلوب اور مورچوں کو سمجھ کر اپنی صف بندی کرنے کی ضرورت ہے۔
میرے لیے بہت خوشی کا باعث ہے کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے اسلام آباد سے ختم نبوت خط کتابت کورس بھی جاری ہے اور مجلس احرارِ اسلام کی طرف سے تلہ گنگ سے فہم ختم نبوت کورس کا بھی ان شاء اللہ تعالیٰ جلد اجراء ہونے والا ہے۔ آخر میں دعا گو ہوں ان تمام اساتذہ کرام کے لئے جنہوں نے ہمیں لیکچرز دیئے اور ان تمام علماء کرام کے لئے جنہوں نے اس کورس کو آگے بڑھانے میں اپنا اہم کردار ادا کیا اور ان طلباء کے لئے جنہوں نے کورس میں شرکت کی اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔ آمین

☆☆☆

تلہ گنگ (۳۰ ر جولائی) مجلس احرار اسلام کے ڈپٹی سیکرٹری جنرل سید محمد کفیل بخاری نے کہا ہے کہ فہمِ دین مسلمانوں کی بنیادی ضرورت ہے اور یہ ضرورت فہم قرآن اور تعلیم قرآن کے بغیر ممکن نہیں۔ دینی احکام و مسائل کو سمجھنا اور اُن پر آپس میں مکالمہ و نصیحت ہر مسلمان کی بنیادی ذمہ داری ہے۔ یہ قرآن کریم کا حکم بھی ہے اور اسی پر عمل پیرا ہو کر ایک صحیح مسلم معاشرہ تشکیل دیا جا سکتا ہے۔ ان خیالات کا اظہار سید محمد کفیل بخاری نے مجلس احرارِ اسلام تلہ گنگ کے زیرِ اہتمام سالانہ دوسرے سہ ماہی فہم دین کورس اور چالیس روزہ فہم قرآن کورس کے اختتام پر مسجد سیدنا ابوبکر صدیق میں منعقدہ تقریب اور اجتماعِ جمعہ سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔

انھوں نے کہا کہ تواصی بالحق اور تواصی بالصبر قرآنی حکم ہے۔ جب تک مسلمان اللہ تعالیٰ کے اس حکم پر عمل پیرا رہے۔ وہ ترقی کی شاہراہ پر گامزن رہے۔ اس کی سب سے پہلی مثال صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جماعت کا ایمان ویقین اور عمل صالح ہے۔ صحابہ کا عمل سنت کا نمونۂ کامل ہے اور پوری امت کے لیے واجب الاتباع ہے۔ امیر المومنین، خلیفہ بلافصل سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے لے کر خلیفہ راشد سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے دورِ حکومت تک تمام خلفاء راشدین کا طرزِ حکومت ہی اسلام کا مطلوبہ نظامِ ریاست وسیاست ہے۔ تمام صحابہ تنقید سے بالاتر اور اسلام کی آئیڈیل سوسائٹی کے قدسی صفت انسان ہیں۔ صحابہ قرآنی شخصیات ہیں، تاریخی نہیں۔ قرآن حکمِ الٰہی ہے اور تاریخ انسانوں کے ظن وتخمین اور ذاتی خیالات کا مجموعہ ہے جس کی دین میں کوئی اہمیت نہیں۔ سید محمد کفیل بخاری نے ان کورسز کے انعقاد پر مولانا تنویر الحسن اور مولانا فاروق شاہ صاحب کو مبارک باد دی اور شرکاء کورس میں انعامی کتب تقسیم کیں۔ اس تقریب میں مولانا عبیدالرحمٰن انور (امیر مجلس تحفظ ختم نبوت تلہ گنگ) مفتی زاہد کلیم صاحب اور دیگر علماء نے خصوصی شرکت کر کے منتظمین کی حوصلہ افزائی فرمائی۔ علاوہ ازیں مجلس احرار اسلام تلہ گنگ کے صدر جناب ملک محمد صدیق، جناب ماسٹر غلام یٰسین، جناب ڈاکٹر محمد عمر فاروق اور دیگر احرار کارکنوں نے ان کورسز کو کامیاب بنانے میں بڑے اخلاص سے کام کیا۔

☆☆☆

گجرات (۲ر رمضان، ۱۳ر اگست) مجلس احرار اسلام کے ڈپٹی سیکرٹری جنرل سید محمد کفیل بخاری نے کہا ہے کہ اسلام امت مسلمہ میں اجتماعیت اور اتحاد و یک جہتی کا علم بردار ہے۔ مسلمانوں کی نمازیں، حج، عیدیں حتیٰ کہ نمازِ جنازہ سب اجتماعیت ہی کے خوبصورت نمونے ہیں۔ سید محمد کفیل بخاری مجلس احرار اسلام گجرات کے مراکز مسجد ختم نبوت ماڈل ٹاؤن میں نمازِ جمعہ کے آغاز وافتتاح کے موقع پر اجتماع سے خطاب کر رہے تھے۔ انھوں نے کہا کہ مسلمان متحد ہو کر ہی عالمِ کفر کا مقابلہ کر سکتے ہیں۔ ہمیں کفرانہ تہذیب سے مرعوب ہونے کی بجائے اپنے دین اور اپنی تہذیب پر فخر کرنا چاہیے۔ حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتیں ہی دین ہیں۔ اپنی خواہشات کو چھوڑ کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل پیرا ہو کر دنیا و آخرت میں کامیابی حاصل کر سکتے ہیں۔ سید محمد کفیل بخاری نے نمازِ عصر مسجد المعمور ناگڑیاں میں اداء کی اور احباب سے ملاقات کے بعد واپس گجرات پہنچے۔ افطار اور نمازِ مغرب مسجد ختم نبوت میں ادا کر کے لاہور روانہ ہو گئے۔ مدرسہ محمودیہ معمورہ ناگڑیاں اور مسجد ختم نبوت گجرات کے منتظم حافظ محمد ضیاء اللہ آپ کے ہمراہ رہے۔ مولانا محمد عابد، حافظ محمد کاظم اور دیگر حضرات خصوصاً چودھری محمد ارشد صاحب اور صوبیدار اللہ راکھا صاحب نے اس اجتماع کو کامیاب بنانے کے لیے کلیدی کردار ادا کیا۔

☆☆☆

لاہور (۲۶ر اگست) ۳۶ برس قبل مرحوم ذوالفقار علی بھٹو کے دورِ اقتدار میں ۷ر ستمبر ۱۹۷۴ء کو پاکستان کی پارلیمنٹ میں متفقہ طور پر لاہوری وقادیانی مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیئے جانے کے تاریخی فیصلے کے حوالے سے مجلس احرارِ اسلام، انٹرنیشنل ختمِ نبوت مومنٹ، متحدہ تحریک ختم نبوت رابطہ کمیٹی سمیت دیگر جماعتوں کے زیر اہتمام ۷ر ستمبر منگل کو

ملک بھر میں یومِ تحفظ ختم نبوت (یومِ قرار دادِ اقلیت) منایا جائے گا۔مجلس احرارِ اسلام پاکستان نے اعلان کیا ہے کہ اس سلسلہ میں یکم ستمبر تا ۷ ستمبر ''ہفتہ ختم نبوت'' منایا جائے گا اور سیلاب کی تباہ کاریوں کے پیش نظر تمام اجتماعات اور تقریبات اِنتہائی سادگی سے منعقد ہوں گی ۔مجلس احرارِ اسلام پاکستان کے امیر مرکزیہ سید عطاء المہیمن بخاری اور سیکرٹری جنرل عبداللطیف خالد چیمہ نے احرار کی جملہ ماتحت شاخوں کو ہدایت کی ہے کہ ایک طویل اور صبر آزما جدوجہد کے بعد پارلیمنٹ کے فلور پر لاہوری وقادیانی مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیئے جانے کے اس تاریخی فیصلے کے حوالے سے قانون سازی کی تفصیلات سے قوم کو آگاہ کرنے کے لئے ''ہفتۂ ختم نبوت'' کے موقع پر اپنا کردار ادا کریں اور قادیانی ریشہ دوانیوں کو بے نقاب کریں۔ادھر متحدہ تحریک ختم نبوت کی مرکزی رابطہ کمیٹی کے بانی رہنما مولانا زاہدالراشدی، مولانا محمد الیاس چنیوٹی، ڈاکٹر فرید احمد پراچہ، مولانا عبدالرؤف فاروقی، سید محمد کفیل بخاری، مولانا شمس الرحمٰن معاویہ، مرزا محمد ایوب بیگ اور متعدد دیگر رہنماؤں نے ۷ ستمبر کے انتہائی اہمیت کے حامل دن کے حوالے سے الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا سے پرزور اپیل کی ہے کہ وہ بھی اپنا کردار ادا کرے اور قوم کو تحفظ ختم نبوت کی تاریخ سے آگاہ کرے۔دریں اثناء مجلس احرار اسلام پاکستان کے مرکزی سیکرٹری اطلاعات قاری محمد یوسف احرار نے تمام مکاتب فکر کے علماء کرام اور خطباء عظام سے پرزور اپیل کی ہے کہ وہ ۳ ستمبر کے خطباتِ جمعۃ المبارک میں عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت وضرورت اور تحریکِ ختم نبوت کی تاریخ پر روشنی ڈالیں۔

علاوہ ازیں بتایا گیا ہے کہ ۷ ستمبر کو مجلس احرارِ اسلام کے زیر اہتمام نیو مسلم ٹاؤن لاہور اور انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ کے زیر اہتمام چناب نگر میں مرکزی اجتماعاتِ ختم نبوت منعقد ہوں گے۔

تحفظِ ختم نبوت کا محاذ اور میرے تھنک ٹینکس:

راولپنڈی (رپورٹ، محمد عمیر چیمہ، یکم ستمبر) مولانا زاہدالراشدی کے تنوع کے تو ہم بہت معترف ہیں، لیکن ان کے فرزند اور ماہنامہ ''الشریعۃ'' گوجرانوالہ کے مدیر جناب محمد عمار خان ناصر سے ہماری پہلی ملاقات ۳۱ راگست کو چیچہ وطنی میں ہوئی؛ جب وہ جناب ڈاکٹر محمد اعظم چیمہ کی خصوصی دعوت پر تشریف لائے۔محترم سید محمد کفیل بخاری اور جناب سید صبیح الحسن ہمدانی بھی اِس موقع پر تشریف لائے۔ڈاکٹر صاحب کے ہاں گاؤں کے ماحول میں رات ''بزرگوں اور خوردوں'' کی دلچسپ نشست میں ہم نے جناب محمد عمار خان ناصر سے کئی سوالات کر ڈالے۔ذہنی وفکری طور پر ماشاءاللہ بہت وسعت ہے۔پر ہم بھی جلد مطمئن ہونے والوں میں نہیں۔اگلے روز یکم اگست کو ان کی روانگی تک جناب عبداللطیف خالد چیمہ اور راقم الحروف نے اپنا راولپنڈی کا سفر مؤخر کیے رکھا۔ان کو رخصت کرنے کے بعد جناب عبداللطیف خالد چیمہ اور راقم الحروف راولپنڈی کے لیے روانہ ہوئے۔روایتی اور رسمی میٹنگز میں تو شرکت ہوتی ہی رہتی ہے لیکن غیر رسمی اور غیر روایتی میٹنگ میں میری یہ دوسری شرکت تھی۔

اِس اہم میٹنگ کا عنوان تو پہلی تاسیسی میٹنگ ۱۰ راپریل ۲۰۱۰ء میں ہی طے ہو گیا تھا لیکن نام اور خبر اخبار نہیں۔ شائد اِسی لیے میں نے اِس کو مقصد کے لیے مل بیٹھنا سمجھ لیا۔پہلی میٹنگ ہوئی تو میں شرکت کے لیے ٹیکسلا اپنی یونیورسٹی سے راولپنڈی جناب سیف اللہ خالد کی رہائش گاہ پر پہنچا لیکن اِس دفعہ چھٹیاں ہونے کی وجہ سے میں چیچہ وطنی سے جناب

عبداللطیف خالد چیمہ کی معیت میں راولپنڈی آیا۔ دیکھا تو جناب سیف اللہ خالد کی تبدیل شدہ رہائش گاہ پر جناب رعایت اللہ فاروقی، جناب عبدالقدوس محمدی، جناب عمر فاروق کاشمیری، جناب فیصل جاوید سمیت سب احباب فکر و نظر سراپا انتظار تھے۔ ۱۰ر اپریل کی پہلی میٹنگ میں گو کہ آج کی میٹنگ طے ہو گئی تھی لیکن یقینی انعقاد کے لیے جناب رعایت اللہ فاروقی جیسی دلچسپ شخصیت نے کوئی ”رعایت“ نہ دینے کا نہ صرف برملا اظہار کیا بلکہ ”اعلان“ کر دیا کہ جناب چیمہ صاحب کو کسی اجتماعی مصروفیت کا بہانہ ہرگز نہیں بنانے دیا جائے گا۔ (ان کا الٹی میٹم تو اس سے سخت تھا میں نے الفاظ کو گرم سے نرم کر دیا ہے) آج کی میٹنگ میں فاروقی صاحب اپنے قریبی عزیز کی کراچی میں شادی کی شرکت کو ترک کر کے اِس میٹنگ میں شریک ہوئے۔ ملک کے نظریاتی و اسلامی تشخص کو ختم کرنے کے لیے قادیانیوں سمیت دیگر فتنے کس طرح لابنگ کرتے ہیں۔ ۲۹۵سی اور امتناعِ قادیانیت ایکٹ اور اعلیٰ عدالتی فیصلوں کو ختم کرانے کے لیے کون؟ کہاں؟ کیا کر رہا ہے؟ احرار سمیت دینی جماعتیں جو کچھ کر رہی ہیں وہ کرتی رہیں، لیکن اہلِ صحافت و اہلِ دانش کو کیا کرنا چاہیے؟ اور میڈیا پر چیک کیسے رکھنا چاہیے۔ دوستی کے روپ میں کون کون سے دانشور اور صحافی حلقے غیروں کا حق نمک ادا کر رہے ہیں۔ اس قسم کے بہت سے سوالات ابھرے اور اپنی بساط کے مطابق خوب غور و خوض ہوا۔ سابقہ کارکردگی پر ایک حد تک اطمینان کا اظہار کیا گیا اور حکمتِ عملی کو آگے بڑھانے کے لیے بہت کام کی باتیں سن کر ایک گونہ اطمینان بھی ہوا کہ چلیں کچھ لوگ سوچنے تو لگے ہیں کہ ہم کہاں کھڑے ہیں؟ ہمارے سفر کی ترتیب کیا ہو گی؟ تھوڑے وقت اور تھوڑے افراد کی اِس میٹنگ میں میرے جیسے طالب علم کے لیے سیکھنے کو بہت کچھ تھا۔

اگلے روز ۲ر اگست کو ہم ظہر سے قبل جامع مسجد محمدی شہزاد ٹاؤن (چک شہزاد) اسلام آباد پہنچے جہاں مولانا عبدالقدوس محمدی کی میزبانی میں صحافت کے حوالے سے طلباء کے لیے تربیتی و عملی ورکشاپ جاری تھی۔ جناب عبداللطیف خالد چیمہ اور جناب سیف اللہ خالد نے اِس ورکشاپ کے شرکاء سے مفید گفتگو کی اور مجھے تھوڑی دیر شرکاء ورکشاپ سے بات چیت کا موقع مل گیا۔ یہ معلوم کر کے بہت خوشی ہوئی کہ کراچی سے پشاور تک کے منتخب طلبا خصوصاً دینی مدارس کے طلباء اس ورکشاپ میں شریک ہیں۔ اِک امید سی بندھ گئی کہ آج نہ سہی تو کل۔ اِن شاء اللہ تعالیٰ شعور بیدار ہو گا اور تبدیلی آئے گی۔ مولانا عبدالقدوس محمدی کے ترتیب دیئے ہوئے ماحول نے بہت متاثر کیا۔ وقت تھوڑا ہونے کے باعث میزبانوں، مہمانوں اور شرکاء کی تشنگی باقی تھی۔ لہٰذا چیمہ صاحب نے از خود مولانا عبدالقدوس محمدی سے کہا کہ اِن شاء اللہ تعالیٰ آئندہ سال آپ کی اس تربیتی ورکشاپ کے لیے پورا ایک دن یہاں رہوں گا۔ واپسی پر ہم نے جناب رعایت اللہ فاروقی کے ہاں چائے پی لیکن میں ان سے سوالات ”حسبِ عادت“ کرتا رہا۔ وہ تحمل سے سمجھاتے رہے۔ عقلی اور علمی دونوں دلائل سے ہر وقت ہر دم مسلح جناب فاروقی سے ملنے کو جی چاہتا ہے اکتاتا نہیں۔ ۳ر اگست کو ہم لاہور مرکزی دفتر آ گئے، جہاں جناب عبداللطیف خالد چیمہ کی جماعتی اور دیگر مصروفیات کے بعد پھر چیچہ وطنی روانہ ہو گئے۔